آپ نے پوچھا

مدیر کے قلم سے

شرعی مہر ۳۲ روپے؟

سوال: عام طور پر یہ سننے میں آتا ہے کہ حق مہر شرعی طور پر ۳۲ روپے ہے۔ اس کی کیا حقیقت ہے؟

حافظ محمد سعید کچا دروازہ گوجرانوالہ

جواب: اس کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔ مہر کے بارے میں بہتر بات یہ ہے کہ خاوند کی حیثیت کے مطابق ہونا چاہیے، جسے وہ آسانی سے ادا کر سکے۔ کچھ عرصہ قبل تک ایک سو بتیس روپے چھ آنے کو مہر فاطمی کے برابر سمجھا جاتا تھا جو کسی دور میں ممکن ہے صحیح ہو لیکن چاندی کی موجودہ قیمت کے لحاظ سے کسی صورت بھی یہ مہر فاطمی نہیں ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مہر پانچ سو درہم تھا۔ درہم چاندی کا سکہ تھا جس کا وزن ساڑھے تین ماشے بیان کیا جاتا ہے۔ اس حساب سے پانچ سو درہم کا وزن ساڑھے سترہ سو ماشے بنتا ہے یعنی ایک سو پینتالیس تولے دس ماشے اور ان دنوں چاندی کا بھاؤ کم و بیش ستر روپے تولہ ہے۔ اس طرح چاندی کی موجودہ قیمت کے حساب سے مہر فاطمی دس ہزار روپے سے زائد بنتا ہے۔

اس لیے بتیس روپے کو شرعی مہر قرار دینا درست نہیں ہے بلکہ احناف کے ہاں تو بتیس روپے مہر مقرر کر دینا بھی جائز نہیں ہے کیونکہ احناف کے نزدیک مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم متعین ہے جس کی بنیاد جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر ہے کہ

لَا مَهْرَ اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ

دس درہم سے کم مہر جائز نہیں ہے

دس درہم کا وزن ایک ماشہ کم تین تولے ہے اور قیمت کے اعتبار سے دو سو روپے کے لگ بھگ رقم بنتی ہے۔ اس سلسلہ میں صاحب ہدایہؒ نے مہر کے باب میں احناف کے اس موقف کی وضاحت کی ہے کہ اگر کسی نے دس درہم سے کم مہر مقرر کر لیا تو بھی اسے کم از کم دس درہم (یعنی دو سو روپے کے لگ بھگ) ہی ادا کرنا ہوں گے۔

تیتو میرؒ کون تھے؟

سوال: تحریک آزادی کے حوالے سے بعض مضامین میں تیتو میرؒ کا ذکر آتا ہے۔ یہ کون بزرگ تھے اور تحریک آزادی میں ان کا کردار کیا ہے؟

محمد عاصم بٹ ککھڑ ضلع گوجرانوالہ

جواب: تیتو میرؒ کا نام نثار علی تھا۔ بنگال کے رہنے والے تھے۔ اپنے گاؤں نوکل باڑیہ میں لٹھ مار قسم کے نوجوان شمار ہوتے تھے۔ یہ اس دور کی بات ہے جب امیر المؤمنین سید احمد شہیدؒ اور امام المجاہدین شاہ اسمٰعیل شہیدؒ جہاد آزادی کی تیاری کے سلسلہ میں حجاز مقدس گئے ہوئے تھے۔ نثار علیؒ بھی اسی سال حج کے لیے گئے۔ سید احمد شہیدؒ سے ملاقات ہوئی۔ ان کی صحبت نے ذہن کا رخ بدل دیا۔ دل میں آزادی کا جذبہ انگڑائی لینے لگا۔ واپس آ کر علاقہ کے ہندو زمینداروں اور جاگیرداروں کے خلاف نوجوانوں کو منظم کرنا شروع کر دیا اور دینی اقدار کی ترویج کے لیے جدوجہد کی۔ نثار علیؒ کی محنت سے نوجوانوں کا ایک اچھا خاصا گروہ دینداری کی طرف مائل ہوا۔ نماز کی پابندی کے ساتھ داڑھی کی سنت بھی زندہ ہونے لگی۔ ہندو جاگیرداروں نے دینی